رجسٹرڈ ایل نمبر

ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجا لانیوالا اکیلا اخبار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نور

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے
" ششماہی
" سالانہ امراء سے
" سالانہ غیر ممالک سے ۸ شلنگ

مقاصد

۱- اسلام کی خوبیاں اور برکات کا ذکر اور دیگر مذاہب پر اس کی حقیقت ظاہر کرنا
۲- سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فریضہ کو ادا کرنا۔
۳- دیگر مذاہب کے حملوں کا کامل اور مکمل جواب دینا۔
۴- اسلامی اصول اور عقائد کو مضبوط اور مستحکم کرنا۔

جلد ۱۵ | ایڈیٹر: شیخ محمد یوسف سابق سوہن سنگھ وروال بھاری | نمبر ۱۳

زنبیل

اعتذار:- مجھے ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے ارشاد کے ماتحت دہلی انجمن احمدیہ کے سالانہ جلسہ پر جانیکا اتفاق ہوا۔ بدیں وجہ یہ پرچہ دیر سے شائع ہو رہا ہے۔ انسان ایک وقت میں ایک ہی کام کر سکتا ہے۔ یا تو باہر تبلیغ پر جائے اور یا وقت پر پرچہ شائع کرے اس لئے میری معذوری صاف ظاہر ہے۔

دہلی میں خاکسار ایڈیٹر نور کا لیکچر:- ۲۹ مارچ کی شب کو قریباً ۲ گھنٹے خاکسار کا "باوا نانک کا صحیح مذہب اور سکھوں و مسلمانوں کے تعلقات" کے موضوع پر لیکچر ہوا۔ حاضری حاصلہ افزا تھی جسمیں مسلمانوں کے علاوہ آریہ اور سکھ وغیرہ بھی خاص تعداد میں آئے تھے۔ اہل دہلی کیلئے یہ لیکچر قطعی انوکھا و نرالا تھا۔ چنانچہ لیکچر کے خاتمہ پر حاضرین نے کہا کہ یہ لیکچر ہمارے لئے نیا ہے۔ اور ہمیں یہ معلوم نہیں تھا۔ کہ حقیقتاً سکھ ہمارے اسقدر قریب ہیں آریوں نے حسب عادت سکھوں کو لیکچر پر اعتراض کرنیکے لئے بھڑکایا۔ اور لیکچر کے بعد شبہات دور کرنے کا حاضرین کو موقعہ بھی دیا گیا۔ مگر خدا کی قدرت باوجود آریوں کے اکسانے کے بھی سکھوں نے اعتراض کرنے سے گریز کیا۔ اور سکھ لیڈر نے آریوں کو صاف الفاظ میں یہ کہہ دیا کہ ہم اعتراض کس پر کریں۔ واقعات یہ ہیں یہ امر واقع ہے کہ باوا صاحب کے یہ اقوال ہیں یہ امر واقعہ ہے

کہ ہمارے بزرگوں سے یہ سلوک کیا۔ اس لئے ہم اعتراض کریں تو کس بات پر۔ لیکچر کے دوسرے روز ایک جلسہ گاہ میں ایک تعلیم یافتہ اور معزز عہدہ دار سکھ سردار مسمی جوالا سنگھ صاحب مل۔ اور مجھ کو دیکھکر فوراً میرے پاؤں پکڑ لئے۔ اور اسقدر محبت سے پیش آئے کہ ابھی تک سردار صاحب موصوف کے محبت بھرے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ سردار صاحب نے مجھے کہا کہ میں علیحدگی میں آپ سے کچھ گفتگو کرنی چاہتا ہوں۔ مجھے کہا سر آنکھوں پر آخر ۲ بجے کا وقت مقرر ہوا۔ ۲ بجے میں ہمراہ چوہدری شیخ احمد صاحب احمدی اپنے دیرینہ کرم فرما جناب خان بہادر عبد المجید خانصاحب۔ او۔ بی۔ ای اسسٹنٹ ڈائرکٹر پولیس کو راستہ میں ملنے کیلئے گیا۔ یہ جگہ شہر سے قریباً ۳ یا ۴ میل پر ہوگی۔ خان بہادر موصوف مجھے دیکھکر بے حد اپنے گلے لگا لیا۔ سولہ سال کے بعد یہ ملاقات ہوئی اور ہمیں بھی باہمی اسقدر خوشی حاصل ہوئی کہ ہمارے لئے وہ دن ایک نیا دن تھا۔ باتیں کرتے کرتے چھ تو وہیں بج گئے۔ چونکہ جناب خان بہادر موصوف اپنی گاڑی پر سوار کرا کر بذات خود مجھے جلسہ گاہ پر چھوڑ گئے۔ جلسہ ختم ہونے کے بعد معانقہ کے بعد ہم ایک دوسرے سے الگ ہوئے جناب صاحب موصوف نے وعدہ فرمایا ہے کہ دوبارہ قادیان تشریف لائینگے۔ خدا توفیق دے۔ جب میں جلسہ گاہ میں پہنچا تو اس وقت ۷ بج چکے تھے۔ اور سردار صاحب میری انتظار کر کے واپس تشریف لے جا چکے تھے جس کا مجھے اسوقت تک افسوس ہی

ہے مجھے خوشی ہے کہ سردار صاحب موصوف کا مفصل پتہ میں نے نوٹ کر لیا ہے انشاء اللہ عنقریب خط و کتابت میں اس کی تلافی کر سکونگا۔ انکی و نیز ہمارا جلسہ بفضل خدا گذشتہ سال کی نسبت کامیاب رہا۔ مکرم جناب حافظ روشن علی صاحب۔ جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔ اے۔ جناب مولوی غلام احمد صاحب مولوی جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل۔ مولوی عبد الکریم صاحب مولوی فاضل اور ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم کی تقریریں ہوئیں جو بہت کامیاب رہیں مولوی عمر الدین صاحب کا پنڈت رام چندر صاحب آریہ دہلوی سے خالقیت پر مناظرہ ہوا۔ یہ مناظرہ بہت کامیاب رہا۔ اور دشمن کو نہایت صفائی سے چاروں شانے چت گرنا پڑا جس کے اپنے بیگانے سب معترف تھے۔ اس جلسہ کی کامیابی کیلئے میں دہلی کے دوستوں کو تہ دل سے مبارکباد دیتا ہوں جنہوں نے جلسہ کو ہر طرح کامیاب بنانے کے لئے رات دن ایک کر دیا تھا۔

علیحدگی:- مولوی محفوظ الحق علمی، منشی مہر محمد خاں اور ماسٹر عبد اللہ کو حضرت خلیفۃ المسیح نے بوجہ ان بابی عقائد اختیار کرنے کے جماعت سے خارج کر دیا تھا۔ تبدیلی کرنے میں ہر ایک شخص مختار ہے مگر ہمیں اس پر افسوس ہے کہ یہ لوگ احمدیوں سے تنخواہ لیکر بابی مذہب کی اشاعت یا تبلیغ کرتے رہے جو باعتبار اخلاق سے بہت ہی غایت گری ہوئی حرکت ہے کسی مذہب کی اشاعت کیلئے ایسی حرکات اور چالیں جائز سمجھی اس مذہب یا سوسائٹی کی معقولیت کو ان لوگوں سے بڑھکر

ایڈیٹر نور کی جدید تصنیف
الموسومہ
ہندو دھرم کی حقیقت
پر
ہندوستان کے مشہور و معروف اخبارات کا تبصرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اتحاد الاسلام امرتسر ۔ کے ایڈیٹر صاحب اپنے ۲۱ مارچ کے پرچہ میں لکھتے ہیں کہ شیخ محمد یوسف صاحب "ایڈیٹر نور" (سابق سردار سورن سنگھ) کا نام کسی معرفی کا محتاج نہیں۔ آپ نے مذکورہ بالا نام سے ایک جامع و مانع کتاب شائع کی ہے جس میں ہندو دھرم کی روحانی تمدنی اور اخلاقی حالت کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی نظر ڈالتے ہوئے مدلل و معقول واقعات کی بناء پر ثابت کیا ہے کہ ہندوستان کے تیرہ خاکدان کو آفتاب اسلام کی نورانی شعاعوں نے ہی منور کیا ہے۔ اس موضوع پر اس وقت تک جو کتابیں لکھی گئی ہیں یہ ان سب میں امتیازی درجہ رکھتی ہے اور اس قابل ہے کہ اسکی پوری قدر کی جائے۔ اور اس کی تصنیف کیلئے شیخ صاحب کا عملی شکریہ کیا جائے۔ قیمت ۸ کتاب کی خوبیوں کے سامنے کچھ بھی نہیں۔"

رسالہ القریش امرتسر ۔ کے ایڈیٹر صاحب اپنے رسالہ بابت ماہ مارچ ۱۹۲۴ء کے صفحہ ۳۱ پر ہندو دھرم کی حقیقت کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ

"تبلیغ و اشاعت اسلام میں مسلمانان حال نے اسلام کے مقابلہ میں بلاشبہ بہت زور مارا اور ہر موقع و میدان میں مدبرین و کفار کو زک دینے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ لیکن شیخ محمد یوسف سابق سورن سنگھ ایڈیٹر اخبار نور قادیان کی مساعی جمیلہ اس بارہ میں قابل ستائش ہیں۔ آپ نے "نور" کے علاوہ مختلف کتب سوانحعمری باوا نانک (۲) باوا نانک کا مذہب (۳) ست اپدیش (۴) راجپوت کے چھ سوالوں کا جواب (۵) قرآن مجید اور وید (۶) رد تناسخ کئی کتابوں کی اشاعت سے اسلام و اسلامیان کی بہت بڑی خدمات انجام دی ہیں۔ کتاب زیر تنقید جو ۲۰۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ آپ کی دماغ سوزی کا بہترین نتیجہ ہے "ہندو دھرم کی حقیقت" کی اشاعت نے ایک اہم تبلیغی ضرورت کو پورا کر دیا ہے۔ فہرست مضامین پر ایک نظر ڈالنے سے اس امر کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ یہ کتاب کس محنت سے مرتب کی گئی ہے۔ اور کتاب کو پڑھتے ہی انسان کو خود یقین آجاتا ہے۔ کہ اسلام کے ظہور پر نور کے قبل ہندوستان کی روحانی تمدنی اور اخلاقی حالت کا کیا نقشہ تھا۔ اور اسلام کی نورانی شعاعوں نے واقعی ہندوستان تیرہ خاکدان کو منور کر دیا۔ اور پھر اس کتاب کے آخر صداقت اسلام پر ہندوؤں کے اکابرین کی شہادتوں نے کتاب کی خوبی پر اور بھی چار چاند لگا دیئے ہیں۔ قیمت فی جلد ۸ مندرجہ بالا پتہ سے منگائیے۔

درحقیقت سیالکوٹ ۔ کے ایڈیٹر صاحب اپنے اخبار ۸ مارچ ۱۹۲۴ء کے صفحہ ۱۱ پر لکھتے ہیں کہ

مصنف عالی جناب شیخ محمد یوسف صاحب (سابق سورن سنگھ دوحان) ایڈیٹر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور یہ کتاب ہر ایک مسلمان کے پاس ہونی چاہیئے۔ اسمیں شیخ صاحب ممدوح نے مخالفین اسلام کی وہ قلعی کھولی ہے۔ کہ شاید و باید۔ اصل یہ ہے کہ بقول "گھر کا بھیدی لنکا ڈھاوے" مصنف کتاب ہذا کو ہندو دھرم کی ذاتی واقفیت ہے۔ فی الحقیقت یہ کتاب قابل دید و قدر ہے۔ کاغذ سفید اعلیٰ تقطیع ۱۸x۲۲ کتابت عمدہ ان سب خوبیوں کے باوجود حجم ۲۱۰ صفحہ ہے قیمت صرف ۸ ہے۔ دفتر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور سے طلب کریں۔

اخبار کشمیری لاہور ۔ کے ایڈیٹر صاحب اپنے ۱۴ مارچ کے اخبار میں ہندو دھرم کی حقیقت کے متعلق لکھتے ہیں کہ

اس کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ ظہور اسلام کے قبل ہندوستان کی روحانی تمدنی اور اخلاقی حالت کا کیا نقشہ تھا۔ کتاب کے آخر میں صداقت اسلام پر ہندوؤں کے اکابرین شہادتوں نے کتاب کی خوبی کو اور بھی چار چاند لگا دیئے ہیں۔ لکھائی چھپائی عمدہ حجم ۲۰۰ سو صفحہ ۸ قیمت پر اس کے قابل مصنف شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور قادیان ضلع گورداسپور سے مل سکتی ہے۔

ضیاء ملت پنج امرتسر ۔ کے اڈیٹر صاحب اپنے اخبار کے ۱۹ مارچ کے پرچہ میں "آریہ مذہب کی حقیقت" اور ہندو دھرم کی حقیقت کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ

آریہ مذہب کی حقیقت :۔ ایک کتاب ہے جس میں آریہ مذہب کی مکتی کا دروازہ بند آریہ مذہب کی تنگدلی اور دوسرے مذاہب کیلئے رہبروں کے متعلق آریہ سوامیوں کی شرمناک بدزبانی، مسئلہ نیوگ اور انسانی غیرت مسئلہ نیوگ۔ اور قانون ویدوں میں لڑائی بھڑائی کی خطرناک تعلیم آریہ سماج کے ممبروں کی حالت۔ اور ویدوں کے اندرونی اسرار ویدک ایشور کے کارنامے تناسخ کا بودا پن پنڈت دیانند کا سنیاس آریہ مت کے مطابق شدھی کا دروازہ بند روح مادہ کے مرغی انڈے کا فلسفہ وغیرہ کے قلم قابلانہ انداز سے دکھائے گئے ہیں ایک روپیہ محصول وصول دفتر اخبار نور قادیان

ہندو دھرم کی حقیقت علم برداران شدھی کے مانی الضمیر کی اندرونی سیر کا دوسرا منظر ہے جسمیں ویدوں کی حقیقت اوتاروں کی تقسیم ست جگ کے اوتاروں کے محیرالعقول کارنامے ایشور مہاراج کا سور کچھوے مچھلی۔ اور کلہاڑے والے کے روپ میں ظاہر ہونا ضرورت اسلام اور برکات اسلام پر دشمنان اسلام کی شہادتیں۔ دلفریب پیرایہ میں قلمبند کی گئی ہیں۔ ہدیہ ایک روپیہ محصول ذمہ وصول دفتر اخبار نور قادیان

جناب شیخ محمد یوسف صاحب نو مسلم قادیان (سابق سردار سورن سنگھ) نے ان ہر دو کی تالیف سے حامیان شدھی کا ناطقہ بند کر دیا ہے۔

رسالہ مسلمان سوہدرہ ۔ کے ایڈیٹر صاحب اپنے رسالہ بابت ماہ مارچ کے صفحہ ۳ پر ہندو دھرم کی حقیقت کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ یہ شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور قادیان پنجاب کی تصنیف ہے جس میں شیخ صاحب موصوف نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ویدا ور دعائیں

ایک محقق کے قلم سے

بانیٔ آریہ سماج سوامی دیانند اپنی مشہور تصنیف ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۲۳۵ سطر ۶ پر لکھتے ہیں کہ ایشور اپنے بھگتوں کی دعا کو کبھی شرف قبولیت نہیں بخشتا۔ مگر اس میں بھی کوئی کلام نہیں۔ چاہے کوئی ادعیہ کا معترف ہو یا نہ ہو۔ چاہے کوئی دعا کی فلاسفی مانے یا نہ مانے چاہے کوئی خدا کو ہی مانے یا نہ مانے۔ چاہے کوئی خدا کو دعاؤں کے قبول کرنے والا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ہر شخص کے دل سے اپنی اپنی خواہشات کے تحت دعا نکلتی ہے۔ اور ہر شخص چاہتا ہے کہ جو کچھ وہ چاہتا ہے۔ وہی پورا یا حاصل ہو۔

دعا کیا ہے کسی زندہ ہستی کے دل میں ایک یا چند خواہشات کا ایک دفعہ یا متواتر پیدا ہونا یا پیدا ہوتے رہنا۔ جب ایسی خواہشات کا اظہار کیا جاتا ہے تو اس کا نام چاہنا ہوتا ہے۔ اور دوسرے الفاظ میں دعا کہو۔ دعا کیا ہے۔ چاہنا۔ اور چاہنا کیا ہے۔ دعا۔ کوئی کچھ چاہتا ہے اور کوئی کچھ۔ جب ایک انسان کسی نوع انسان سے کسی خواہش کا اظہار کرتا ہے تو اس کا نام چاہنا یا مانگنا ہوتا ہے۔ اور جب خدا سے کچھ طلب کرتے ہیں۔ اس کو دعا کہتے ہیں۔ وہ بھی مانگنا اور چاہنا ہی ہوتا ہے

دعا ایک طبعی جذبہ ہے ہر انسان طبعی رنگ میں دعا کا جذبہ رکھتا ہے کوئی اس سے خالی نہیں ہے۔ اور نہ اس سے انکار کر سکتا ہے۔ چاہے وہ دعا کا قائل ہو یا نہ ہو۔ چاہتا ہر ایک شخص ہے۔ اور کوئی انسان خواہش اور آرزو سے خالی نہیں ہوتا پس ہر انسان دعا کرتا۔ اور اس کی قبولیت کی خواہشات بھی رکھتا ہے۔

بایں حالات یہ کہنا ذرا بھی مبالغہ نہ ہوگا۔ کہ دعا اور دعا کرنا انسان کا ایک طبعی جذبہ یا طبعی میلان ہے۔ چاہے کوئی اس کا منکر ہو۔ اور چاہے اس کی تعبیر کسی رنگ میں کرے۔ چاہتا ضرور ہے۔ اور چاہنا دوسرے الفاظ میں دعا یا دعا کرنا ہے۔

دعا کی قبولیت یہ ایک دوسری بحث ہے۔ کہ دعا اور کچھ چاہنا قبول بھی ہوتا ہے یا نہیں۔ اگر ہم کسی انسان سے کچھ چاہیں تو وہ یا تو منظور کریگا۔ یا انکار کر دے گا۔ پہلی صورت میں کہا جائیگا کہ جو چاہا تھا۔ وہ مان لیا گیا۔ یا جو کچھ چاہا تھا وہ نہیں مانا گیا۔ قبولیت یا انکار اسی شخص کی جانب سے ہو سکتا ہے جو کچھ طاقت اور اختیار رکھتا ہو۔ یعنی اس شق میں مختار رہو۔ خدائے قدیر کو سب مذہب والے قدیر مانتے ہیں۔ اور اس کے اختیارات کی وسعت کے معترف ہیں۔ جب اس بارگاہ میں دعا کی جاتی ہے۔ تو اس صورت میں بھی دو ہی خیال ہوتے ہیں۔ قبولیت یا نامقبولیت۔ یعنی یا تو دعا قبول ہوتی ہے اور یا قبول نہیں کی جاتی۔

آثار قبولیت و نامقبولیت خدا کی بارگاہ سے دعا کا قبول یا نامقبول ہونا خود دعا کرنے والوں کو ہی محسوس ہو جاتا ہے جب دعا کے بعد کوئی خواہش پوری ہو جاتی ہے تو سمجھا جاتا ہے کہ دعا مقبول ہو گئی ہے۔ ورنہ نہیں اور اس بات کا فیصلہ خود دعا مانگنے والا ہی کر سکتا ہے۔ کہ اس کی مانگی ہوئی دعا کا اثر کیا ہوا۔

اقسام دعا جیسے ہر انسان کی خواہشات اور تمنائیں مختلف اقسام کی ہیں ایسے ہی دوسرے الفاظ میں دعائیں بھی گوناگوں ہیں چونکہ ہر انسان کی خواہشات مختلف ہوتی ہیں۔ اور ضروریات بھی متنوعہ اور قسما قسم اس واسطے ادعیہ کا قسما قسم ہونا بھی لازمی ہے۔

مذاہب اور دعا شاید ہی کوئی ایسا مذہب اور کوئی ہی ایسی مذہبی کتاب ہو۔ کہ جو دعا کی معترف اور حامی نہ ہو۔ ہر مذہب اور ہر مذہب کی ابتدائی کتاب میں دعا کا فلسفہ بیان ہوتا ہے۔ اور ہر مذہب میں اس کی ضرورت کا اعتراف کیا گیا ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ وید مقدس یا مذہب ہنود میں دعا کی قبولیت نہیں مانی جاتی۔ کیونکہ اس سے گناہوں اور گناہ گاروں کو حوصلہ اور جرأت ہوتی ہے۔ اور یہ بات قانون خدائی کے منافی ہے۔

ہم اس عقیدہ کی بابت تو بعد میں بحث کرینگے۔ اس قسط میں یہ دکھاتے ہیں کہ وید مقدس میں دعا یا قبولیت دعا کی بابت کیا کچھ پیرایہ اختیار کیا گیا ہے۔ اور اس ویدک پیرایہ سے دعا کی بابت وید شریف کا رجحان کس طرف معلوم ہوتا ہے۔

ہم اس قسط میں بہت تھوڑے حوالہ ہر ایک قسم کے ہدیۂ ناظرین کرکے امید رکھتے ہیں کہ وہ ٹھنڈے دل سے ان فقرات اور الفاظ زیر بحث پر غور کرکے یہ فیصلہ کر لیں گے کہ ان سے کیا کچھ ثابت ہوتا ہے۔ اور وید مقدس کس بات کا اعلان کر رہا ہے۔ آیا وہ اعلان ان عقائد کے مطابق ہے۔ جو اس وقت آریہ پارٹی رکھتی ہے یا اس سے مختلف ہے۔

وید مقدس کی شہادت (منتر پہلا ادھیائے) ہے پرماتمن آپ سب عیوب کے ناش اور جگت کی رکھشیا کرنے والے ہیں۔ اس لئے ہم لوگ اپنی **اعلیٰ عقل** کے ذریعہ آپ کی ہر روز اپاسنا کرتے ہیں۔ الخ

(تنقید) اس منتر میں تین لفظ قابل توجہ غور ہیں (الف) عیوب + ۔ (ب) ناش (ج) اپاسنا۔

خدائے قدیر سے یہ دعا کی گئی ہے۔ اے پرمیشر آپ سب قسم کے عیوب اور گناہوں کا ناش کرنے والے ہیں۔ اس وجہ سے ہم آپ کی اپاسنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتے ہیں۔ وہ یہ کہ چونکہ خدائے قدیر عیوب اور گناہوں کا ناش کر سکتا ہے۔ اس واسطے ہم اس کی اپاسن کرتے ہیں۔ ناش کے معنے مٹانے یا دور کرنے کے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہ خدائے قدیر گناہ گار کے گناہ اور عیب بخش سکتا ہے۔ کیونکہ بخشنے کا مطلب یہی ہے جو اس منتر میں لفظ ناش ظاہر کر رہا ہے۔

اگر کہو کہ ناش کے معنے صرف زائل کرنے یا مٹانے کے ہی ہیں۔ عفو اور بخشش کے نہیں ہیں تو اس میں بھی کوئی قباحت نہیں۔ دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہوگا کہ خدائے قدیر انسان کے گناہ مٹا اور زائل کر سکتا ہے۔

۲۔ منتر ۱۸۔ ادھیائے مذکور

ہے پرمیشور آپ سب کے دھارن کرنے والے ہیں۔ میری وید کے منتروں کے ذریعہ کی ہوئی حمد و ثنا کو قبول کیجئے۔ اور میرے آتما میں لازوال علم کو ترقی دیجئے۔

(تنقید) اس منتر میں بھی یہ دعا کی گئی ہے کہ میری حمد و ثنا کو قبول کریں اور میری آتما میں لازوال علم کو ترقی دی جائے۔ حمد و ثنا کیا ہے۔ خدا کی استت اور تعریف اس کی قبولیت کی خواہش کرنا ہی ایک قسم کی دعا ہی ہے۔ اور اس دعا کی قبولیت کے نشان یہ کہ علم اور معرفت میں ترقی ہو۔ اور ایسی ترقی ہو جو لازوال ہو۔

۳۔ منتر ۲۶۔ ادھیائے اول

ہے تمام انندوں کے دینے والے جگدیشور

(تنقید) یہ بھی ایک قسم کی دعا ہی ہے۔ ثبوت ہے کہ پرمیشور سب قسم کے انند دیسکتا ہے۔ جیسے دینے جوگ ہے۔ وہ پرارتھنا سنتا اور مانتا ہے تو دینے جوگ ہو سکتا ہے۔

۴۔ منتر ۲۰۔ ادھیائے دوم

اے نربھئی عمر دینے والے جگدیشور آپ کرپا کیجئے۔ مجھے سخت دکھ سے بچائیے۔

(تنقید) یہ بھی ایک قسم کی دعا ہی ہے جو مانگی جاتی ہے۔

(۵) منتر ۲۷۔ ادھیائے دوم

اے نور کل پرمیشر آپ اس برھمانڈ روپی اور اس استھان یا گھر کو اچھی طرح سے پالن کرنے والے ہیں۔ آپ میری حمد و ثنا قبول کرتے ہوئے میرے گھر کی پرورش کرنے والے ہو جیئے۔

(تنقید) یہ بھی ایک قسم کی دعا ہی ہے جس کی قبولیت کی خواہش کی جاتی ہے۔ اگر وید شریف کی تعلیم کے مطابق دعا کوئی قیمت نہیں رکھتی تو پھر ایسی خواہش کیوں کی جاتی ہے۔

۶۔ منتر ۲۸۔ ادھیائے دوم

اے عدل مجسم نور کل پرمیشور ایسی شکتی مجھے دیجئے۔

(تنقید) شکتی کا چاہنا بھی ایک دعا ہی ہے۔ عدل مجسم کہہ کر ساتھ ہی یہ بھی صاف کر دیا کہ خدا کا ادعیہ کو قبول کرنا عدل اور مشیت ایزدی کے خلاف نہیں ہے۔

(۷) منتر ۱۴۔ ادھیائے سوم

اے کائنات کے خالق دھن کو زیادہ کیجئے

(تنقید) دھن چاہنا اور دھن مانگنا بھی ایک دعا ہی ہے۔ اور اس امید پر یہ دعا مانگی جاتی ہے کہ خدا اسکو قبول بھی کرتا ہے۔

۸۔ منتر ۱۸۔ ادھیائے سوم

ہے آشچرج روپ دھن والے پرمیشور ہم لوگ مکاری اور ایذا رسانی سے مبرا ہو کر زندگی بسر کریں۔

(تنقید) ایک نہیں چند ایک باتوں کی بابت دعا مانگی گئی ہے۔ اور بہ نظر یا امید قبولیت

۹۔ منتر ۲۶۔ ادھیائے سوم

آپ ہماری سننے کے لائق حمد و ثنا کو سنئے اور ہم کو سب قسم کے پاپوں سے دور رکھئے۔

(تنقید) اس دعا میں گناہوں اور پاپوں کی بابت بھی دعا کی گئی ہے۔ جس سے ثابت ہے کہ وید شریف کے رو سے بھی خدا پاپوں کو جب چاہے معاف کر سکتا ہے۔

۱۰۔ منتر ۲۷۔ ادھیائے سوم

ہے پرمیشور آپ کی کرپا سے مجھے یہ زمین راج کیلئے ضرور ہی حاصل ہو۔ اور میں سب سکھوں کو دینے والا راج نیتی کو حاصل کروں۔ الخ

(تنقید) اس منتر میں بھی چند ایک خواہشات کے دعا کے ذریعہ اظہار کر کے ان کی قبولیت کی امید کی گئی ہے۔

۱۱۔ منتر ۲۹۔ ادھیائے سوم

پرماتما وید و شاستر کا پالن کرنے والا جسم اور آتما کے بل کو بڑھانے والا اور اچھے کاموں کی ہدایت کرنے والا ہے۔ وہ پرماتما ہمیں نیک اعلیٰ صفات اور نیک اعمال کی توفیق دے۔

(تنقید) یہ بھی ایک دعا ہی ہے۔ اس میں یہ خواہش کی گئی ہے کہ خدا ہمیں نیک اعمال کی توفیق دے۔ اس سے زیادہ اور کیا دعا ہو گی۔

۱۲۔ منتر ۳۴۔ ادھیائے سوم

ہے سکھ دینے والے پرماتمن آپ سکھوں کی بارش کرنے والے اور علم کا دان کرنے والے ہیں۔

۱۳۔ منتر ۳۵۔ ادھیائے سوم

ہم لوگوں کی بدھی کو نیک اعمال اعلیٰ صفات اور عمدہ اخلاق کی تحصیل کی توفیق دے۔

۱۴۔ منتر ۳۷۔ ادھیائے سوم

آپ میری اولاد وغیرہ کی حفاظت کیجئے وغیرہ وغیرہ

۱۵۔ منتر ۳۹۔ ادھیائے سوم

ہم کو سکھ اور شانتی دینے والا دھن طاقت اور پراکرم اچھی طرح دیجئے۔

۱۶۔ منتر ۵۲۔ ادھیائے سوم

آپ اپنی عنایت سے ہمیں اچھے کاموں کی توفیق دیجئے۔

۱۷۔ منتر ۶۳۔ ادھیائے سوم

اے خالق کائنات آپ ابناشی ہیں آپ منگل سروپ ہیں آپ میرے پتا ہیں۔ آپ کو سست کار اور نمسکار کرتا ہوں۔ آپ مجھے چھوٹی عمر میں مرنے سے بچائیں میں آپ سے پوری عمر پانے کے لئے دنیا کے سکھ بھوگنے کے لئے نیک اولاد پیدا کرنے کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نشاربرک اور آنگک بل کی پراپتی کے لئے علم اور اس کی تحصیل کے لئے پرار تنا کرتا ہوں۔

(تنقید) منتر ۱۲ سے اس ادھیائے سوم میں منتر ۲۳ تک جس جس رنگ میں دعائیں کی گئی ہیں اور جو کچھ ان ادعیہ میں خدا سے چاہا گیا ہے خصوصاً نمبر ۲۷ میں جو کچھ مانگا گیا ہے۔ وہ مخفی نہیں ہے۔ میری عمر زیادہ ہو۔ میں عمر زیادہ پاکر دنیا کے سکھ بھوگوں۔ میری اولاد ہو۔ اور نیک ہو۔ مجھے علم حاصل ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔

کون کہہ سکتا ہے کہ یہ سب عرض داشتیں ادعیہ میں نہیں اور وہ صرف اس غرض سے نہیں کی گئی ہیں کہ خدا اپنی کرپا سے قبول کرے۔ اور ان کا پھل دے۔ اور انہیں سپھل کرے۔ اگر یہ دعائیں نہیں ہیں تو خدا جانے اور کن باتوں اور کن خواہشات کا نام دعا ہوتا ہے۔

یہ ادعیہ کیوں کی جاتی ہیں۔ اور کیوں کی گئیں۔ اور کیوں وید شریف میں یہ انسانوں کو سکھلائی گئی ہیں۔ محض اس لئے کہ لوگ اپنے خدا سے ایسی دعائیں مانگا کریں۔ اور ان کی قبولیت کے امیدوار رہیں۔ اور اس امید پر کہ خدائے قدیر سامع و بصیر اور بروئے تعلیم وید شریف کے وہ اپنے بندوں کی ادعیہ قبول کرتا ہے۔ اور اپنی مشیت کے تحت وہ ایسا کرسکتا ہے۔ اور اس کو اس سے کوئی روک نہیں سکتا ہے۔

ہماری رائے میں بعض لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ ویدک فلاسفی دعا کی قبولیت کا فتوےٰ نہیں دیتی ہے۔ اور خدائے قدیر اس لئے قبول نہیں کرتا ہے کہ لوگ اور بھی دلیر ہوجائینگے۔ اور گناہ میں بڑھ جائینگے ایک خلاف حق اجتہاد ہے۔ یجروید کے ہم ۳ ادھیائے کے منتر ۳۵ میں یہ فقرہ بھی ہے۔ وہ پرمیشر ہماری دعاؤں کو سنے۔ جس سے ثابت ہے کہ خدائے قدیر دعائیں سنتا اور قبول بھی کرتا ہے۔ وید شریف میں برابر پرارتھنا کرنا سکھایا گیا ہے دیکھو منتر ۶۳ میں اخیر پر لفظ پرارتھنا لایا گیا ہے۔ جس کا مدعا یہ ہے کہ ہم تیرے حضور میں ان خواہشات کے پورا ہونے کیواسطے پرارتھنا کرتے ہیں۔

(تقدیر)

روزوں کی فضیلت

فرمایا آنحضرت صلعم نے صبر نصف ایمان ہے اور روزہ نصف صبر ہے۔ اور فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کہتا ہے کہ بندہ نے اپنے کھانے پینے کی خواہش خاصکر میرے لئے چھوڑی ہے۔ اس کا بدلہ میں دونگا الصوم لی وانا اجزی بہ۔ اور فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو فحش نہ بکے۔ نہ جہالت کرے نہ اس سے لڑے۔ جو گالی دے تو کہدے کہ میں روزہ دار ہوں۔ (بخاری و مسلم) اور فرمایا روزہ امانت ہے۔ لازم ہے کہ تم میں سے کوئی اپنی امانت کی حفاظت کرے اور آیت ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الیٰ اھلھا پڑھکر دست مبارک کو اپنے کان اور آنکھ پر رکھا۔ اور فرمایا کہ کان سے سننا اور آنکھ سے دیکھنا امانت ہے۔ (ابوداؤد) اور فرمایا اللہ تعالےٰ نے

احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الیٰ نسائکم ھن لباس لکم وانتم لباس لھن علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم فتاب علیکم وعفا عنکم فالآن باشروھن وابتغوا ما کتب اللہ لکم وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ثم اتموا الصیام الی اللیل ولا تباشروھن وانتم عاکفون فی المساجد تلک حدود اللہ فلا تقربوھا کذالک یبین اللہ آیاتہ للناس لعلھم یتقون (بقر) روزہ کی رات تم کو اپنی بیویوں سے اختلاط اور مباشرت جائز ہے۔ وہ تمہاری پوشش ہیں۔ اور تم ان کے خدا کو معلوم ہوا کہ تم اپنے حق میں خیانت کرتے تھے (روزہ کی رات کو مباشرت کرکے) پس اللہ نے تم پر مہربانی کی اور تم کو معاف کردیا۔ اور کھاؤ اور پیو۔ جب تک کہ تم کو صبح کی دھاری کالی دھاری سے صاف جدا نظر نہ آئے پھر تم روزہ کو رات (شام) تک پورا کرو اور جس وقت تم مسجدوں میں اعتکاف کو بیٹھے ہو تو عورتوں سے متعلق مباشرت نہ کرو۔ یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں۔ سوان کے قریب مت جاؤ۔ اسی طرح اللہ اپنی آیتیں لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے۔ کہ وہ پرہیزگار بن جائیں۔ اس آیت سے روزہ کا شروع وقت و افطار کا صحیح طور سے معلوم ہوتا ہے۔

اسلام کی فضیلت اللہ اکبر جس طرح مسلمانوں کا دین ان کی دینی کتاب ان کا ہادی تمام دنیا کے دینوں اور کتابوں اور ہادیوں سے اچھا ہے اسی طرح طریق عبادت و شعائر مذہبی بھی اعلیٰ و افضل اور جامع و مانع ہیں سبحان اللہ اسلام نے کیسا متوسط و معتدل طریقہ اختیار کیا ہے اگر یہ سچ ہے۔ کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے تو آنحضرت کی بار آور اور میٹھا پھل لانے والی تعلیم اور ہدایت سب سے زیادہ روشن اور ظاہر ہیں۔

روزوں کی فضیلت ایک عیسائی کی زبان سے ایک عیسائی مصنف لکھتا ہے کہ رمضان کے روزوں کی نسبت صرف یہ کہنا کافی ہے کہ وہ عیسائیوں کے اس اعتراض کا پورا جواب ہی کہ اسلام ایسا مذہب ہے جو مذہب پرستی اور عشرت کے سامان دکھا کر لوگوں کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ کارلائل کا قول ہے کہ محمدؐ کا مذہب آسان مذہب نہیں ہی۔ اسمیں سخت روزے نفاست اور پاکیزگی کے قواعد دشوار پانچوں وقت کی نماز شراب سے پرہیز موجود ہے اسلام کو اس وجہ سے ترقی نہیں ہوئی کہ وہ آسان مذہب تھا۔ بلکہ اس لئے کہ اس میں تقوےٰ اور طہارت کیساتھ اعلیٰ درجہ کی ریاضت بھی موجود ہے۔

تمام مذاہب میں روزے کی تعلیم روزے ہر ایک قوم میں تقوےٰ و طہارت پاکیزگی کا ذریعہ مانے گئے ہیں۔ اور ہر ایک قوم ایک یا دوسرے رنگ میں اس کی قائل ضرور ہے۔ مگر اس تقوےٰ اور طہارت اور روزوں کی جو باقاعدگی اور تربیت اسلام میں پائی جاتی ہے۔ اور کسی مذہب میں یہ بات نظر نہیں آتی۔ یہ اس لئے ہے کہ اسلام ایک باقاعدہ مکمل اور اتم دین ہے۔ روزوں کے متعلق یہود و نصارے کی نسبت لکھا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہود و نصاریٰ کی کتب میں روزوں کا ذکر

گو یہود و نصاریٰ کے روزوں کے حالات جو ان کی کتابوں سے معلوم ہوتے ہیں۔ یہ ہیں۔ کہ اتنی بات ضرور ہے کہ یہودیوں پر ایک روزہ جو ساتوں مہینے کے دسویں تاریخ کو رکھا جاتا تھا۔ اور جو کفارہ کا روزہ کہلاتا تھا۔ بلاشبہ ضروری تھا۔ اور چونکہ عیسائی بھی یہودی شریعت کے تابع ہیں۔ اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ وہ روزہ ان پر بھی فرض تھا۔ چالیس دن کے روزے جو حضرت موسیٰ نے کوہ سینا پر اور حضرت عیسیٰ نے بیابان میں رکھے۔

کتب الہامیہ میں روزوں کا حکم

روزہ کی عبادت تمام ادیان میں پائی جاتی ہے۔ عزرا نبی کی کتاب باب ۸۔ آیت ۲۱ میں لکھا ہے میں نے اہوا کے دریا پر منادی کرائی کہ روزہ رکھیں اور خدا کے آگے دکھ کھینچیں اور اس سے دعا مانگیں تاکہ اپنی اور اپنی اولاد اور مال کیلئے سیدھی راہ پاویں۔ یہودی لوگ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے تھے اور ایسا ہی روزے کے متعلق تاکید بائیبل میں مفصلہ ذیل مقامات پر ہے۔ یسعیاہ باب ۵۸ آیت ۳ سموئیل باب ۱۲۔ آیت ۱۶۔ دانیال باب ۹۔ آیت ۱۳ متی باب ۴ آیت ۲ یوئیل باب ۲۔ آیت ۱۲ باب ۲ آیت ۱۵۔ حضرت مسیح نے روزے کو نہایت ضروری عمل قرار دیا ہے۔ خود بھی روزہ رکھا تھا۔ اور شاگردوں سے بھی فرمایا جبکہ شاگردوں نے دریافت کیا کہ آپ دیو نکال سکتے ہیں اور ہم کیوں نہیں نکال سکتے۔ تو جواب میں فرمایا کہ تم بے اعتقادی کے سبب ایسے کام نہیں کر سکتے۔ میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ اگر تمہیں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوتا تو پہاڑ کو یہاں سے وہاں چلا سکتے اور کوئی بات تم سے انہونی نہ ہوتی۔ پر یہ بات روزے اور دعا کے بغیر نہیں ملتی متی باب ۱۷ آیت ۱۹ تا ۲۱

ہندوؤں میں روزے کی عظمت

دنیا میں تقریباً ہر ایک مذہب روزوں کے فوائد کا قائل ہے۔ ہندوؤں کے فرقہ سناتن دھرم میں ہر چھ ماہ کے بعد برت یا نوراتے آتے ہیں اور اس کے علاوہ وقتاً فوقتاً اور بھی برت آتے رہتے ہیں۔ جسے ہندو بکمال خوشی اور پورے یقین کیساتھ اپنے مذہب کا جز سمجھکر رکھتے ہیں۔ بڑے بڑے رشی اور مہاتما بھی باقاعدہ برت اور روزوں سے تزکیہ نفس کرتے رہے ہیں۔

مسٹر گاندھی روزہ کی حمایت میں

مسٹر گاندھی روزہ اور دعا کے بدل و جان قائل ہیں۔ اور روزہ کو خصوصیت سے وہ تزکیہ نفس کا ذریعہ مانتے ہیں۔ ہر مشکل و مصیبت میں مسٹر گاندھی نے روزہ کو ہی خضر راہ بنایا۔ اور ان کو دیکھا دیکھی روزہ کے سخت سے سخت مخالفین کو بھی عظمت روزہ کے سامنے سر جھکانا یا خاموش ہونا پڑا۔

سکھوں میں روزے کی عظمت

سکھوں میں بعض لوگ ہر ماہ پورن ماشی کا برت بکمال یقین اور شردھا سے رکھتے ہیں۔ اور پورنماشی کے برت کی اسقدر مہما اور تعریف کی گئی ہے۔ گویا تزکیہ نفس کے لئے اسے کمال کا ذریعہ ٹھہرایا گیا ہے۔

آریوں میں روزے کی قدر

آریہ دوست اگرچہ نیو فیشن کے دلدادہ ہیں۔ مگر ان کو بھی روزہ کے فوائد اور عظمت کے سامنے سر خم کرنا پڑا ہے۔ چنانچہ آریوں کا اخبار ہتکاری امرتسر مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۲۳ء میں لکھتا ہے کہ نیو یارک میں ایک شخص نے چالیس روز تک روزہ رکھا۔ گٹھیا کی بیماری میں مبتلا تھا۔ اس کے بعد بالکل اچھا اور تندرست ہو گیا۔ پھر آریوں کا رسالہ دھرم آدیتہ لائل پور بابت ماہ مارچ ۱۹۲۴ء کے آخری صفحہ پر لکھتا ہے۔ کہ لوگ کبھی فاقہ کیا کریں تو نہ صرف زائل شدہ طاقت حاصل کرنے میں کامیابی ہوگی۔ بلکہ دماغ صاف جسم ہلکا اور تندرستی اچھی رہے گی۔ معدہ کی خرابی کا سب سے زیادہ اثر دماغ پر پڑتا ہے۔ اور فاقہ سے بڑھکر اور کوئی عمدہ اور اعلیٰ علاج نہیں ہے۔ صرف یہاں تک ہی محدود نہیں ہے۔ بلکہ ہمارے آریہ دوست جب کسی اناریہ کو اپنے مذہب میں لیتے ہیں تو پہلے اس سے کچھ روز برت رکھواتے ہیں۔ غرضیکہ برت یا روزہ کی مہما ہر ایک مذہب میں کم و بیش موجود ہے۔

مگر اس متفقہ طریق تزکیہ نفس کے متعلق باقاعدگی کا ثبوت صرف اسلام میں ہی ہے۔ اور کسی مذہب میں یہ بات نہیں پائی جاتی۔ مذاہب میں سے کسی خوبی کو لیں۔ اسلام میں اس کا اکمل اور اتم درجہ ضرور پاؤ گے۔

نیچر میں روزے کا زبردست ثبوت

صرف یہی نہیں۔ کہ مختلف مذاہب میں ہی روزہ یا برت کا زبردست رواج پایا جاتا ہے بلکہ اس سے بڑھکر قدرت اور نیچر میں روزہ کا زبردست ثبوت ملتا ہے۔ جن لوگوں نے پرند اور چرند اور درند وغیرہ کے حالات اور ان کی موجودہ رہائش اور رہن سہن پر غور و خوض سے کام لیا ہے۔ وہ اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ کچھ دنوں کے بعد ایک یا دو دفعہ حیوان اور پرند بھی فاقہ کرتے ہیں۔ غرضیکہ قانون قدرت میں بھی ہم روزہ کا زبردست ثبوت پاتے ہیں۔

روزہ اور تزکیہ نفس

روزہ تزکیہ نفس اور روح میں نیکی اور صلاحیت پیدا کرنے کا عمدہ ذریعہ ہے۔ کم کھانا انسان کے دل و دماغ کو زیادہ صحیح درست رکھتا ہے۔ اور اس کے دل کو خدا کی طرف زیادہ متوجہ کرتا ہے۔ اس کا یہ سبب نہیں ہے کہ انسان کو تکلیف میں ڈالنا خدا کو پسند ہے۔ بلکہ یہ سبب ہے۔ کہ انسان میں ایک فطرتی امر ہے۔ کہ مصیبت کے وقت خدا کو یاد کرتا ہے اور جب کسی خاص امر کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ تو غذا کی طرف اس کو کم رغبت ہوتی ہے۔ اور جو عبادت شکم پری کی حالت میں نہیں ہو سکتی۔ وہ بھوک کی حالت میں نہایت دلی توجہ سے ادا ہوتی ہے۔ پس یہ ذریعہ خدا کی طرف زیادہ رجوع ہونے اور روحانی ترقی کا ہے۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ جس طرح آنحضرت نے اس کو قائم کیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فطرت انسانی کے بالکل مطابق ہے۔ اور اس کا فرض کر دینا اور ارکان اسلام میں شمار کرنا مناسب و ضروری تھا۔ اور اس کے ترک کرنے والے بشرطیکہ بلا وجہ جائز ترک کریں۔ اسی وعید کے مستحق ہیں جو بیان ہوئی ہیں۔ اور جو خدا کے حکم کے نہ ماننے سے لازم آتے ہیں۔ اب روزہ فرض ہو چکا ہے۔ تو ہر مسلمان کو اس کا برابر ادا کرنا ضروری ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور روزہ

آنحضرت صلعم کوہ حرا میں جب کہ نزول وحی کا زمانہ تھا روزہ دار تھے۔ یا غذا سے پرہیز یا معمولی غذا میں کمی کی تھی۔ اسی وجہ سے جس طرح یہودیوں نے اور عیسائیوں نے حضرت موسیٰؑ کی اور حضرت عیسیٰؑ کی تقلید کی۔ اسی زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقلید بھی ہوئی۔ قال اللہ تعالےٰ

یایها الذین اٰمنو کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم ایاما معدودات فمن کان منکم مریضاً او علےٰ سفر فعدۃ من ایام اُخر وعلےٰ الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین فمن تطوع خیراً فھو خیر لہ وان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون شھر رمضان الذی انزل فیہ القراٰن ھدےً للناس وبیّنٰت من الھدےٰ والفرقان فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ ومن کان مریضاً او علےٰ سفر فعدۃ من ایام اخر یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر ولتکملوا العدۃ ولتکبروا اللہ علےٰ ما ھداکم ولعلکم تشکرون (بقر)

یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ لکھا گیا ہے۔ تم پر روزہ جس طرح کہ لکھا گیا۔ ان لوگوں پر جو تم سے پہلے تھے۔ تا کہ تم پرہیزگاری کرو۔ گنے ہوئے دنوں میں۔ پھر جو کوئی تم سے بیمار ہو یا سفر پر تو شمار کرے اور دنوں میں اور ان لوگوں پر جو (کسی جائز وجہ کے سبب سے)

ماہ رمضان کی فضیلت

روزہ کی طاقت نہیں رکھتے ہیں۔ بدلا دینا ہے ایک محتاج کی خوراک کا پھر جس شخص نے نیکی کی اس کے لئے اچھا ہے۔ اور روزہ رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تم جانو ماہ رمضان وہ ہے۔ جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے۔ ہدایت ہے واسطے لوگوں کے اور علانیہ نشانی ہدایت کی اور حق و باطل کو جدا کرنے والا پھر تم میں سے جو کوئی اس مہینہ میں موجود ہو چاہیئے اس میں روزہ رکھے۔ اور جو کوئی کہ بیمار رہو یا سفر پر ہو تو شمار کرلے۔ اور دنوں میں اللہ تم پر آسانی کرتا ہے۔ اور تم پر دشواری نہیں چاہتا۔ تا کہ تم پورا کرلو تعداد کو۔ اور تاکہ اللہ کو اس بات پر جس کی تم کو ہدایت کی گئی ہے۔ بزرگی سے یاد کرو۔ اور تاکہ تم شکر کرو۔

جس طرح ہفتہ میں ایک دن اور ایک دن میں پانچ مرتبہ خدا کے سامنے حاضر ہونا ہر مسلمان کو ضروری ہے۔ اسی طرح سال میں ایک مہینہ قبل طلوع آفتاب سے غروب تک نہ صرف خورد و نوش بلکہ غصہ و خواہشات نفسانی اور ہر قسم کی برائیوں سے باز رہنا چاہیئے اور کل اعضاء کو نامناسب افعال سے روکنا لازم ہے۔ پس کیا یہ کسی شخص کے واسطے ناممکن ہے۔ کہ وہ سال میں ایک مہینہ تک اپنی خصلت کو درست رکھے۔ بقیہ گیارہ مہینہ میں کسی حد تک فائدہ بخش نہ رکھی ہو۔ روزہ کا خاص مقصد کینہ و رذیلہ خواہشات سے اپنے کو پاک کرنا اور تزکیہ نفس اور طہارت کا حاصل کرنا ہے۔ یہ ایک معقول تجویز ہے۔ اگر صدق و عرفان و عبادت گذاری کے طریقہ سے اس پر عمل کیا جائے۔ جس شخص نے دقیق و غیر متعصبانہ نگاہ سے اسلامی طریقہ کو جانچا ہے۔ وہ کہہ سکتا ہے۔ کہ کس معقولیت اور دانائی سے روزہ کی ترتیب کی گئی ہے۔ کہ آج تک اس کا احترام و انتظار کیا جاتا ہے۔ اور جبکہ روزہ سے برائیاں کم نہ ہوں تو صرف بھوکا ہی رہنا ہے۔

زبان کا روزہ اور اس کے فوائد

حضرت جبل بن معاذ نے فرمایا۔ آخری کلام جو میں نے اپنے پیارے نبی حضرت م سے دریافت کی یہ تھی کہ کونسا عمل خدائے پاک کو بہت محبوب ہے۔

آپؐ نے فرمایا ان تموت ولسانک رطب من ذکر اللہ۔ یعنی اے معاذ تیرا مرنا اس حالت میں ہو۔ کہ تیری زبان خدا کی یاد میں ہو۔ عبد اللہ بن بسر نے روایت کی ہے۔ کہ ایک شخص نے حضرت رسول خدا صلعم کی خدمت مبارک میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ بہت نوافل مجھ سے پڑھے نہیں جاتے۔ آپ کوئی ایسا عمل فرماویں۔ جس میں ثواب بھی بہت ہو۔ اور تمام رحمتوں کا جامع ہو۔ اور آسان بھی ہو۔ کسی زبان مکان اور حالت کا محتاج بھی نہ ہو۔ بایں ہمہ میں اسے ہمیشہ ہر آن اپنا ورد ہی رکھوں اور نفلوں کی مجھے پھر ضرورت نہ رہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ اپنی زبان کو تر (جاری) رکھا کر۔ (یعنی ہر وقت خدا کی یاد کیا کر)

عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہے۔ کہ پیارے نبی کریم صلعم نے فرمایا۔ کہ لا تکثر الکلام بغیر ذکر اللہ قسوۃ للقلب وان ابعد الناس من اللہ القلب القاسی یعنی خدا کے ذکر کے سوائے بہت کلام مت کیا کر۔ کیونکہ خدا کے ذکر کے سوائے بہت کلام کرنا دل کو سخت کر دیتا ہے۔ اور سب سے دور (لوگوں میں) اللہ سے کڑے دل والا شخص ہے۔

اوقات سحری ماہ رمضان

جب تک کسی چیز کے اسباب مہیا نہ ہوں اس وقت تک اگر اس امر کے سمجھنے میں کسی سے غلط فہمی ہو جائے۔ تو وہ عند اللہ معذور کہا جا سکتا ہے۔ مگر جب باوجود اسباب کی موجودگی کے پھر بھی غفلت اور بے پروائی سے کام لیا جاوے۔ تو یقیناً مواخذہ الٰہی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بجز توبہ واستغفار کے دشوار ہے۔ عام مسلمانوں میں پچاس فیصدی مرد تو ایسے ہیں جو روزہ رکھتے ہی نہیں۔ یہ اس لئے کہ وہ محض نام کے مسلمان ہیں اور ہم نے غور کر کے دیکھا ہے کہ آج کل ان لوگوں نے نماز روزہ کو ذکور واناث میں تقسیم کر رکھا ہے۔ فیصدی دو عورتیں ہی نماز نہیں پڑھتیں۔ گویا وہ سمجھتی ہیں۔ کہ نماز ہم پر فرض نہیں۔ ایسا ہی مرد روزہ نہیں رکھتے۔ اور یہ عورتوں کا حصہ سمجھتے ہیں۔ پھر ان میں سے جو روزہ رکھتے ہیں انکا یہ حال ہے کہ روٹی کھا کر صبح کے بعد اس وقت جبکہ دن نکلنے میں تقریباً چالیس منٹ رہجاتے ہیں۔ حقہ پیتے رہتے ہیں۔ ان کا مذہب یہ ہے کہ جب تک چیونٹی چلتی ہوئی نظر نہ آئے کھانا پینا جائز ہے۔ بعض ملاں صاحب کی اذان کے منتظر رہتے ہیں۔ اور ملاں صاحب خواب خرگوش سے تقریباً اسی وقت بیدار ہوتے ہیں۔ اور تمام لوگوں کے روزہ نہونے کا گناہ اپنے سر پر اٹھاتے ہیں۔ دوسرے وہ ہیں۔ جو پرہیزگاری کی راہ سے دو بجے رات سے ہی پہلے روٹی کھا لیتے ہیں۔ اور پھر مزے سے سو رہتے ہیں۔ اور دن نکلنے کے وقت بیدار ہو کر دو چار ٹھونگے لگا لیتے ہیں جنہیں وہ اپنی اصطلاح میں نماز فجر کہتے ہیں۔

یہ وقت گزر جاتا ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل

حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل بتاتا ہے کہ آپ سحری سویرے نہیں کھاتے تھے۔ بلکہ آپ کی نماز فجر یا روٹی کھانے میں صرف پچاس یا ساٹھ آیت کا فرق ہوتا تھا۔ جسے بالفاظ دیگر دس بارہ منٹ کہہ سکتے ہیں۔ بیشک ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو چاہتے ہیں۔ کہ ہم ایک درمیانی وقت پر اٹھیں۔ اور ایسے وقت کھانا کھائیں جو سنت رسول کے مطابق ہو۔ مگر پھر بھی وہ کسی وجہ سے معذور رہتے ہیں۔ بعض اوقات غلط فہمیاں بھی ہو جاتی ہے۔ اور صبح صادق کا وقت ٹھیک دریافت نہیں کر سکتے۔ لیکن اس میں ان کا چنداں قصور نہیں۔ مگر تاہم یہ جتا دینا ضروری ہے۔ کہ انسان کی آنکھ تو بہت دھوکا کھاتی ہے۔ ایام بیض میں اور اس کے بعد جب سات آٹھ روز تک چاند کی روشنی رہتی ہے۔ تو طلوع فجر کا پتہ اس کے اصلی وقت سے تقریباً بیس منٹ بعد لگتا ہے اور یہ بات قیاسی نہیں۔ بلکہ ہم نے کئی دفعہ جبکہ مطلع صاف ہو۔ اس بات کو آزمایا ہے کہ مشرق میں پو پھٹنے کی روشنی اس وقت ظاہر ہوتی ہے۔ جبکہ عام قانون قدرت وحساب وتجربہ صحیح کے موافق بیس منٹ ہو چکے تھے۔ سو ان تمام مشکلات سے نکلنے کے لئے ہمارے خیال میں ہم مسلمانوں کو گھڑیوں سے کام لینے کی عادت ڈالنی چاہئے۔ گھڑی رکھنا

مسلمان کا ہر ایک فعل دین کیلئے ہونا چاہئیے

ویسے تو عام فیشن میں داخل ہو چکا ہے مگر کتنے ہیں جو صرف اس خیال سے گھڑی رکھتے ہیں۔ کہ ہم اس سے اوقات صلوٰۃ اور سحری کا موازنہ کرینگے۔ ایک چھوکرہ کسی صحابی نے رکھا۔ رسول اللہ صلعم نے پوچھا۔ یہ کیسا ہے۔ کہا کہ ہوا اور روشنی کے لئے۔ فرمایا اگر اذان کی آواز سننے کے خیال سے رکھتے تو ثواب بھی ہوتا۔ اور مطلب بھی حاصل۔ پس اگر ہم گھڑیاں اس نیت سے رکھیں تو دوسرے کام بھی ہو جائیں۔ مگر گھڑیاں رکھنا تو آسان ہے۔ ان سے کام لینا مشکل۔ ہم تجربہ سے ان نتائج پر پہونچے ہیں۔ اور ہم خدا کے فضل سے گھڑیوں سے نمازوں کے اوقات اور سحری وغیرہ کے متعلق بہت عمدہ کام لے سکتے ہیں۔ اگر کوئی آدمی اعتراض کرے کہ رسول اللہ کے وقت میں کب گھڑیاں تھیں۔ مگر ہم اسے سمجھائے دیتے ہیں۔ کہ عرب کے لوگ ستاروں وغیرہ کے مواقع سے ایسی خبر رکھنے والے تھے کہ وہ گھڑی سے بھی زیادہ یقینی اوقات دریافت کر سکتے۔ دوم اس وقت بوجہ نہونے کسی وقت شناس آلے کے وہ ایک حد تک معذور بھی تھے۔ مگر ایک شخص باوجود ان اسباب سے متمتع ہونے کے کیونکر معذور قرار دیا جا سکتا ہے۔ گھڑیوں کی نسبت یہ بات ٹھیک ہے کہ ان میں سے کئی ریگولیٹ نہیں ہوتیں۔ لیکن میرے خیال میں ہر قسم کی گھڑی سے کام لیا جا سکتا ہے بشرطیکہ شوق وعزم اور استقلال ہو ہر ایک شخص ماہ رمضان سے پہلے کچھ دن اپنی آنکھ سے مشاہدہ کرلے۔ کہ اس کی گھڑی پر طلوع آفتاب کس وقت ہوتا ہے۔ اور غروب کس وقت اور ہر روز جو فرق پڑے۔ اس کا حساب بھی کرے۔ پس اس اندازہ پر ہر روز کے لئے ایک حساب کر لیا کرے۔ اور مومن غافل نہیں ہوتا۔ اس سے جب مطلع صاف ہو تو دوسرے چوتھے روز طلوع وغروب کو بچشم خود دیکھ کر اپنی گھڑی کی صحت کا اطمینان کر سکتا ہے۔ چونکہ مختلف شہروں کے مختلف مطالع ہیں۔ اس لئے ایک خاص وقت لکھنا فضول ہے۔ خصوصاً جب گھڑیاں بھی ریلوے ٹائم پر نہ ہوں۔ اس لئے ہر ایک شخص اپنے مقامی حالات کے مطابق درست کرلے۔ روزہ افطار کرنے کے لئے نبی اکرم صلعم نے فرمایا۔ کہ جس وقت مشرق سے رات چڑھ آئے۔ اور دن غروب ہو۔ تو افطار کریں۔ ہمارا اپنا تجربہ ہے کہ یہ حالت قرص خورشید کی نظر سے پنہاں کے پانچ منٹ بعد کی ہوتی ہے۔ پس اس وقت روزہ کھولنا چاہئے۔ اور رات کو اٹھنا تو ہر خاندان کا اپنی اپنی ضرورتوں کے موافق ہے۔ اس کے متعلق کوئی رائے نہیں دیجا سکتی ہر شخص خود ایک دو روز کے تجربہ سے معلوم کر سکتا ہے۔ میرے خیال میں دو گھنٹہ صبح سے اول اٹھنا بہت کافی وقت ہوتا ہے۔ یہ مضمون ان کے لئے نہایت موزوں ہے۔ جن کے پاس گھڑیاں ہیں۔ دوسرے حضرات بھی اگر شوق رکھیں تو کوئی بڑی بات نہیں۔ کوئی سستا ٹائم پیس لے سکتے ہیں ٭

روزے کی برکتیں

قال اللّٰہ تعالےٰ یاایھا الذین اٰمنوا کُتب علیکم الصیام کما کتب علے الذین من قبلکم لعلکم تتقون ایاما معدودات۔ ترجمہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے اے ایمان والو حکم ہوا ہے تم پر روزے رکھنے کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جیسے حکم ہوا تھا تم سے اگلوں پر۔ تا کہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ گنتی دن ہیں گنتی کے۔ اللہ تعالےٰ نے روزے کی علت غائی یہ بیان فرمائی کہ انسان متقی بن جاوے۔ کیونکہ روزے کے ذریعہ سے انسان کو اپنے نفسانی جذبات کو قابو کرنے اور ان پر حکمرانی کی مشق پیدا ہوتی ہے۔ اور جیسا کہ بھوک پیاس برداشت کرنے کی ایک طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی دوسری خواہشوں بستہ و باندھنے کی بھی قوت حاصل ہو جاتی ہے۔

روزوں کی بابت نبوی فرمان

حدیث شریف میں آیا ہے۔

عن ابی هریرة رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ قال اللّٰہ عز وجل کل عمل ابن آدم لہ الا الصیام فانہ لی وانا اجزی بہ والصیام جنة فاذا کان یوم احد کم فلا یرفث ولا یصخب فان سابہ احد او قاتلہ فلیقل انی صائم والذی نفس محمد بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللّٰہ من ریح المسک للصائم فرحتان یفرحهما اذا افطر فرح بفطرہ واذا لقی ربہ فرح بصومہ متفق علیہ وھذا لفظ روایة البخاری وفی روایة لہ یترک طعامہ وشرابہ وشہوتہ من اجلی الصیام لی وانا اجزی بہ والحسنة بعشر امثالھا۔

ترجمہ۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ آدمی کے عمل اسی کے لئے ہیں۔ مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے۔ اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔ اور روزے سپر ہیں۔ جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو وہ فحش نہ بولے اور نہ بیہودہ گوئی میں شور و غوغا کرے۔ اگر کوئی اس کو برا کہے یا لڑائی کا ارادہ کرے۔ تو اس کو کہے۔ کہ میں روزہ دار ہوں۔ قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالےٰ کے نزدیک مشک کی بو سے زیادہ خوش ہے روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں۔ ایک جب وہ روزہ کھولتا ہے تو اس کو بسبب روزہ کھولنے کے خوشی ہوتی ہے۔ اور ایک جب اپنے رب کی ملاقات کرے گا۔ تو اس کو بسبب روزہ کے خوشی ہو گی متفق علیہ اور یہ بخاری کی ایک روایت کے لفظ ہیں۔ اور اس کی ایک روایت میں ہے جو کھانا پینا شہوت میرے لئے چھوڑتا ہے۔ روزہ میرے لئے ہے۔ اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ اور نیکی کی جزا دس گنی ہوتی ہے۔

نیت روزہ

روزہ کے لئے نیت شرط ہے۔ یعنی دل سے قصد اور ارادہ روزہ رکھنے کا ہو۔ خواہ زبان سے اس کا اظہار کرے یا نہ کرے انما الاعمال بالنیات۔ اگر کوئی شخص روزے کا ارادہ اور نیت نہ رکھتا ہو۔ اور کسی اتفاق سے دن بھر بھوکا رہے تو وہ روزہ دار نہیں کہلا سکتا۔

سحری کھانے اور افطار کا وقت

عن انس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم تسحروا فان فی السحور برکة متفق علیہ۔ حضرت انس نے فرمایا۔ کہ حکم دیا۔ آنحضرت نے یعنی سحور کھاؤ۔ البتہ سحور میں برکت ہے۔

عن سهل بن سعد ان رسول اللّٰہ صلعم قال لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر متفق علیہ سہل بن سعد سے یعنی ہمیشہ رہیں گے لوگ ساتھ بھلائی کے جب تک جلدی کریں گے روزہ کھولنے میں۔

عن ابی هریرة قال رسول اللّٰہ قال اللّٰہ عز وجل احب عبادی الی اعجلهم فطرا رواہ الترمذی۔ ابوہریرہ رض روایت کرتے ہیں۔ کہ فرمایا پیغمبر خدا نے کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے۔ دوست تر میرے بندوں سے مجھ کو بہت جلدی افطار کرنے والا ہے۔

عن سلیمان بن عامر الضبی عن النبی صلعم اذا افطر احدکم فلیفطر علی تمر فان لم یجد فلیفطر علی ماء فانہ طهور رواہ الخمسة وصححہ ابن خزیمہ۔ فرمایا جب روزہ کھولے ایک تمہارا سو چاہیئے کھولے خرما سے۔ پس اگر نہ پاوے تو کھولے پانی سے جو وہ پاک کرنے والا ہے۔

عن ابی ذر ان النبی صلعم قال لا یزال امتی بخیر ما اخروا السحور و عجلوا الافطار فرمایا ابوذر نے کہ پیغمبر خدا نے حکم دیا ہے ہمیشہ رہیگی امت میری ساتھ بھلائی کے جب تلک دیر کر کے کھاویں گے سحور کو جلدی کر یں گے افطار کو۔

زید بن ثابت سے ہے کہ تھا درمیان سحور کھانے حضرت صلعم کے اور داخل ہونے آنحضرت کے نماز فجر میں قدر اتنا جو پڑھے ایک شخص پچاس آیت۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا۔ رسول اللہ صلعم نے جو آدمی نہ چھوڑے بات جھوٹ کی اور کام برے کی پس نہیں اللہ کو حاجت یہ کہ چھوڑے اپنا کھانا پینا۔

روزہ

روزہ کیا ہے۔ اپنے پیارے محبوب کی رضا مندی کی خاطر کچھ عرصہ کے لئے چند جائز امور کا ترک کرنا اسلام میں وہ معین وقت رمضان کا مہینہ ہے جس میں خدا کے حکم کے موافق ہر روز پو پھٹنے سے لے کر سورج کے ڈوبنے تک کھانے پینے اور نفسی شہوات سے کنارہ کیا جاتا ہے۔ رمضان کے روزے فرض ہیں اور اس کے سوائے دیگر اختیاری یا نفلی روزے بھی ہیں۔ **روزہ کیا ہے؟** یہی صبح سے شام تک کھانا پینا اور مباشرت چھوڑ دینا۔ زبان ہاتھ پاؤں اور جمیع اعضاء کو ایسے امور سے باز رکھنا ہے جو خدا نے اپنی کتاب میں ناجائز ٹھہرائے ہیں۔ روزہ کا وجود حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے ہے۔ اور کل اقوام عالم میں اس کا وجود کم و بیش پایا جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزہ کی خوبیاں

(۱) کھانے پینے اور جماع میں انہماک کرنا حیوانی کام ہے۔ اس سے جس قدر علیحدگی اختیار کی جاوے اسی قدر حیوانی کاموں سے جدا ہونے اور قوت بہیمیہ کا زور گھٹ جانے کا موجب ہے۔

۲۔ تزکیہ نفس اور روحانی قوے کے ترقی پکڑنے کا باعث ہے۔ حرص و ہوا اور طمع کی زیادتی سے نجات پانے کا موجب ہے

۳۔ خدا کے فرشتے کھانے پینے سے پاک ہیں انسان بھی کم خوری کی وجہ سے اخلاق ملکی سے حصہ لیتا ہے۔ ایسا ہی اللہ تعالےٰ بھی کھانے پینے سے منزہ اور پاک ہے۔ انسان کم کھانے کم پینے شہوت کی طرف کم توجہ کرنے سے ملکی صفات سے متصف اور متخلق باخلاق اللہ ہو جاتا ہے۔

۴۔ نفس و شیطان سے مقابلہ اور محاربہ کا ایک بڑا اوزار ہے۔ نفس کشی اور جہاد اکبر کے لئے ایک زبردست ہتھیار ہے شیطان بھوکوں کو کم ستاتا ہے۔ پس شیطان کی ایذا سے نجات پانے کا اور خواہشات نفسانی پر غالب آنے کا موجب ہے۔

۵۔ ہمیشہ تکلیفیں گناہوں کا کفارہ ہوتی ہیں۔ بھوک پیاس اور روزہ کی تکلیف بھی گناہ کا ایک زبردست کفارہ ہے۔

۶۔ کوئی آدمی کسی مصیبت زدہ سے سچی ہمدردی نہیں کر سکتا۔ جب تک خود مصیبت میں گرفتار نہ ہو چکا ہو۔ امرا لوگ جو اکثر فقراء کے حال سے غافل ہوتے ہیں۔ روزہ کی بھوک پیاس ان کو غربا کی حالت کا اندازہ کراتی اور ان کا سچا ہمدرد بناتی ہے۔ جس سے سچی خیرات کی ترغیب ان کے دل میں جوش مارتی ہے۔

۷۔ بھوک پیاس کی تکلیف جھیلنے کی وجہ سے انسان ہمیشہ کے لئے صبر و استقلال کا خوگر ہو جاتا ہے۔ کامل ایک ماہ تک بھوک پیاس کی مشق کرنے کی وجہ سے ریاضت کا عادی ہو جاتا ہے مصائب اور تکلیف میں گھبراہٹ سے دور رہتا ہے

۸۔ روزہ میں چونکہ سچی بھوک پیاس ہوتی ہے۔ اس لئے افطار کے وقت خواہ کیسا ہی بُرا بھلا کھانا ملے اس پر قناعت کرتا ہے تھوڑے بہت پر قانع ہوتا ہے۔ اور اس طرح صبر و قناعت کی عادت سیکھ جاتا ہے۔

۹۔ سچی بھوک کے بعد وہ جو کچھ کھاتا ہے خوب انگ لگتا ہے۔ اور اچھی طرح جزو بدن ہوتا ہے۔ اس طرح صحت و طاقت کی افزایش کا موجب ہوتا ہے۔ کم کھانا۔ کم پینا۔ کم جماع کرنا یوں بھی صحت کے لئے مفید ہے۔ اس طرح پر بھی روزہ صحت کا محافظ ہے۔

۱۰۔ روزے سے انسان میں نرمی اور اور بردباری کی حالت پیدا ہوتی ہے۔ مصیبت اور تکلیف انسان کے لئے ایک بڑی بھاری تعلیم دہ ہے۔ روزہ کی تکلیف انسان کو منکسر اور بردبار بنا دیتی ہے۔ غرور اور تکبر توڑ دیتی ہے

۱۱۔ سارے دن کی بھوک پیاس کے بعد انسان کو جب کھانا پانی ملتا ہے تو وہ سچے دل سے خدا کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ اس کے سارے اعضاء اور دل سچے طور سے الحمد للہ پکار کے اور خدا کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ پس روزہ خدا کی سچی شکر گذاری کی عادت پیدا کرنیوالا ہے

۱۲۔ رسول خدا کے ارشاد کے موافق روزہ دار کا رونا اور چپ رہنا بھی عبادت میں لکھا جاتا ہے۔ یہ کس قدر روزہ کی فضیلت

۱۳۔ خدا تعالےٰ روزہ دار کی فضیلت فرشتوں کے آگے بیان فرماتا ہے۔ خاکی بندہ کی تعریف خدا فرشتوں کے آگے بیان کرے یہ کس قدر فخر کی بات ہے۔

۱۴۔ روزہ دار کی دعا خدا تعالےٰ قبول فرماتا ہے۔ یہ کتنے درجہ کی بات ہے۔

۱۵۔ روزہ انسان کی نجات کے لئے قیامت کے دن ایک زبردست شفیع ہے۔ جو بہشت میں لیجائے بغیر نہیں رہیگا۔

۱۶۔ روزہ کا ثواب اللہ تعالیٰ خاص عطا فرمائیگا روزہ نصف صبر ہے اور صبر کا اجر بے انتہا ہے۔ بے انتہا کا آدھا بھی بے انتہا ہی ہوتا ہے۔

۱۷۔ قیامت کے دن امتیاز خاص کا موجب ہے۔ بہشتیوں کو وہ اجر و امتیاز حاصل ہوگا۔ کہ اور کسی عبادت حاصل کرنے والے کو ہو نہیں سکتا۔

۱۸۔ قوت شہوی و غضبی کی مغلوبیت اور فضیلت خاموشی کے حاصل ہونے کا موجب ہے۔ بھوک پیاس میں نہ تو زیادہ باتیں کرنا سوجھتی ہیں۔ اور نہ غصہ اور نہ شہوت کی طرف خیال ہوتا ہے۔

۱۹۔ روزہ شب بیداری کا موجب ہے۔ جو باکمال لوگوں کی خصلت ہے۔ روزہ میں تراویح کے لئے جاگنا اور پھر سحری کیلئے جاگنا تمام رات قریباً شب بیداری میں رہتی ہے۔

۲۰۔ قرآن شریف کا سننا۔ کلام ربانی پڑھنا تراویح وغیرہ نفل ادا کرنا۔ تمام باتیں روزہ کی برکات سے ہیں رمضان کا سارا مہینہ خدا کی عبادت اور نیکی میں گذر جاتا ہے۔ ہر وقت انسان کی لو خدا کی طرف لگی رہتی ہے۔ تقوےٰ طہارت پارسائی اور تمام اخلاق حسنہ کا منبع ہے۔ روزہ کی خوبیوں کی کوئی انتہا نہیں۔

مسائل ہلال

۲۹ شعبان کے دن کو غور سے چاند دیکھا جائے۔ نظر آئے تو تیسویں کو روزہ رکھ لیا جائے۔ نظر نہ آئے تو شعبان کے ۳۰ دن پورے کر کے اس کے بعد رمضان کی پہلی سمجھی جائے۔ بوجہ ابر یا غبار چاند نظر آئے یا نہ آئے۔

۲۔ رمضان کا چاند ایک ہی معتبر مسلمان کی شہادت سے سارا شہر قبول کرے لیکن عید کا چاند دو معتبر مسلمان مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے قبول کیا جائے۔

۳۔ مطلع صاف اور کسی قسم کا گرد و غبار نہ ہو۔ تو بہت آدمیوں کی شہادت درکار ہے۔

۴۔ جس شخص نے رمضان یا عید کا چاند اکیلے دیکھا اگر اس کی گواہی قبول نہ کی جائے تو وہ آپ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دونوں دنوں میں روزہ رکھے۔

۵۔ ہلال کا صرف دیکھنے پر مدار ہے نجومیوں کا قول معتبر نہیں۔

روزے کے مسائل

روزے کی نیت کرنا ضروری ہے رات ہی سے کرلے تو بہتر ہے۔

۲۔ سحری اخیر وقت کھانا یعنی صبح صادق سے کچھ دیر پہلے اور افطار غروب ہوتے ہی فوراً کرنا زیادہ ثواب کا باعث ہے۔

۳۔ اگر کوئی شخص بھول کر کھا پی لے یا جماع کر بیٹھے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ قصداً ایسا کرے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور روزہ توڑنے والے پر کفارہ لازم آتا ہے۔

۵۔ ان عذروں کے سبب سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔ مرض۔ سفر۔ حمل۔ دودھ پلانا۔ سخت بھوک پیاس جس سے جان جانے کا ڈر ہو۔ بہت بڑھاپا۔ حیض نفاس جب عذر جاتا رہے۔ پھر قضا کرنے یعنی جس قدر روزے چھوٹ گئے۔ اسی قدر رکھ لے۔ کبھی رکھنے کی طاقت یا وسعت نہ مل سکے تو ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلا دے۔

۶۔ تیل لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ نہ سرمہ لگانے سے نہ مسواک کرنے سے ہاں میٹھی مسواک کرنا مکروہ ہے۔

۷۔ کلی کرنا یا ناک میں پانی دینا مکروہ نہیں ہے یا بھیگے ہوئے کپڑے کا ٹھنڈک کیواسطے پہننا بھی جائز ہے۔

۸۔ روزہ دار کو کسی چیز کا چکھنا یا چکھ کر تھوک دینا مکروہ ہے۔ ہاں اگر عورت کا خاوند بدمزاج ہو تو اس عورت کو سالن سے ذرا انگلی تر کرکے نمک چکھ لینا مکروہ نہیں ہے۔

۹۔ عورت کا بوسہ لینا مکروہ نہیں ہے۔ مگر جب ... کا خوف ہو تو مکروہ ہے۔

۱۰۔ حقے کے پینے یا ناس نسوار لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

۱۱۔ سینگی کھچوانے، پچھنے لگوانے اور فصد کھلوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۱۲۔ خوشبو سونگھنے خواہ کسی قسم کی ہو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۱۳۔ جھوٹ چغلی اور بدزبانی وغیرہ سے روزہ سخت مکروہ ہو جاتا ہے۔

۱۴۔ ہوا کا غبار یا چکی پیستے ہوئے آٹا یا دوا کوٹتے ہوئے دوائی کا غبار حلق میں چلا جاوے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۱۵۔ روزہ میں رات کو نہانے کی حاجت ہو تو مستحب ہے کہ سحری سے پیشتر نہائے۔ اگر بعد میں نہائے گا تو گو روزہ نہیں ٹوٹتا مگر ثواب گھٹ جاتا ہے۔

۱۶۔ قے منہ بھر کے ہو تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے تھوڑی ہو تو نہیں ٹوٹتا۔ اور ایسی حالت میں قضا لازم آتی ہے۔ کفارہ نہیں۔

۱۷۔ اگر دانتوں میں رات کے کھانے سے کوئی چیز اٹک رہے اور وہ چنے سے کم ہو تو دن کو اس کے نگل جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۱۸۔ اگر کسی شخص نے ابر وغیرہ کی حالت میں بخیال غروب ہو جانے آفتاب کے روزہ کھول دیا اور پیچھے سے معلوم ہوا کہ آفتاب باقی تھا۔ تو قضا لازم آئیگی۔ کفارہ لازم نہیں ہوگا۔

۱۹۔ روزوں میں جھوٹ اور زیادہ بولنے اور دنیوی خواہشات کی طرف رغبت کرنے کی ممانعت ہے۔ جھوٹ بولنے چوری کرنے اور بدکاری سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

۲۰۔ کوئی شخص جبراً کسی کے منہ میں کوئی کھانے پینے کی چیز ڈالدے تو روزہ توڑدے اور بعد میں رکھے۔

تراویح

نماز تراویح سنت مؤکدہ ہے۔ نماز عشاء کے بعد وتروں سے پہلے ۸ رکعت ہم چار چار رکعت کرکے یا دو دو رکعت کرکے جماعت سے زیادہ ثواب ہے۔ ہر چار رکعت کے بعد ... تسبیحات پڑھے۔ تراویح میں قرآن شریف ختم ... اعلیٰ ثواب کا موجب ہے۔

اعتکاف

مسجد میں بیٹھے رہنے کو کہتے ہیں۔ کچھ دیر تک خدا کی خوشنودی کے لئے اس کی مدت کم از کم ایک دن ہے۔ رمضان کو مناسب ہے کہ آخری دس دن میں اعتکاف کرے۔ بغیر حاجت بول و براز یا نماز جمعہ کے مسجد سے باہر نہ نکلے دن رات وہیں ذکر و فکر میں غرق رہے۔ اعتکاف میں جماع کرنا اعتکاف کو فاسد کر دیتا ہے۔ دن کو ہو یا رات کو عورت کو بغیر اجازت مرد کے اعتکاف جائز نہیں۔

شب قدر

شب قدر یعنی ۲۷ ماہ رمضان کو رات بھر جاگنا اور خدا کے ذکر و فکر اور نوافل میں مصروف رہنا ہزار مہینوں کے برابر ثواب رکھتا ہے۔ ہر مسلمان کو اس رات جاگنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

صدقہ عید الفطر

عید الفطر کی نماز سے پہلے صاحب توفیق کو صدقہ فطر دینا واجب ہے۔ صدقہ فطر یہ ہے۔ گھر کے تمام آدمیوں کی طرف سے فی آدمی دو دو سیر گندم یا چار چار سیر جو فقرا اور مساکین و محتاجوں کو دئے جائیں۔

عید الفطر

عید فطر کے دن پہلے کھانا کھاوے مسواک کرے خوشبو ملے۔ اچھے کپڑے پہنے۔ اور تکبیر پڑھتا ہوا آہستہ آہستہ عیدگاہ کو جاوے۔ اور پہلے دو رکعت

نماز سنت

باجماعت پڑھ کر خطبہ سنے اور خطبہ کے بعد دوسرے راستہ سے تکبیرات پڑھتا ہوا گھر کو واپس ہو۔ عید الفطر کا وقت ۹ بجے سے ۱۲ بجے سے پہلے تک ہے۔

ضروری اطلاع: رمضان شریف کی وجہ سے عملہ کی ... کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ ۳۰ مئی کو انشاء اللہ اگلا پرچہ شائع ہوگا۔ دوست نوٹ کریں۔ اسطرح دوستوں کو کوئی نقصان نہیں ہوگا مگر ... رمضان شریف میں ... ہو جائے گی۔

وصیت نمبر ۲۱۰۴

میں محمد عبداللہ ولد کریم بخش قوم ارائیں سکنہ سنور حال مہاجر قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

۱۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۲۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل کرا کے رسید حاصل کر لوں تو اس رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویگی۔

۳۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے موضع سنور ریاست گورنمنٹ پٹیالہ میں اراضی معہ چاہی و بارانی ۱۲ بیگھہ ہے یعنی چاہی ۴ بارانی ۸ جو کہ زیر کاشت ہے اور اس وقت [illegible] روپیہ ہے۔ المرقوم ۱۲ اگست ۱۹۲۳ء

گواہ شد خاکسار محمد دین قادیانی بقلم خود العبد خاکسار محمد عبداللہ احمدی سنوری مہاجر قادیان دارالامان بقلم خود گواہ شد رحیم بخش ایم اے

وصیت نمبر ۲۱۱۴

میں محمد یار ولد چوہدری غلام حسین قوم بھٹی سکنہ چک ۹۸ شمالی ضلع شاہ پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ۱۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ۲۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویگی۔ ۳۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ فی الحال میری مشغولہ جائداد یہی ہے جو ایک سو تیس روپیہ کی ہے۔ گواہ شد محمد اسمٰعیل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان العبد بقلم خود محمد یار احمدی سکنہ چک ۹۸ شمالی (مولوی فاضل) گواہ شد عبدالغفور دارالفضل قادیان ۲۲ [illegible]

وصیت نمبر ۲۱۱۹

میں کرم الٰہی ولد غلام محی الدین قوم راجپوت سکنہ کرم پور ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ کے اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی حصہ جائداد یا اس کی قیمت اپنی زندگی میں ادا کر دوں تو اس قدر حصہ وصیت کردہ سے منہا ہو جاوے گی۔ اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے۔

زمین نمبری ۱۰ مرلے گھر [illegible] ملکیت قیمتی [illegible] روپے [illegible] باغ پچاس گھماؤں قیمتی [illegible] کو خریدی گئی تھی اور قیمت مال مویشی معہ اسباب خانگی [illegible] واقعہ موضع کرم پور مشمولہ جبلانی اور ایک قطعہ دوکان واقعہ منڈی اور برتن قیمتی [illegible] تحصیل [illegible] صاحب ضلع شیخوپورہ اور [illegible] گھماؤں اراضی زراعتی قیمتی [illegible] اور زمین سفید قیمتی ایک ہزار روپیہ اور ایک کنال زمین پر جس قدر مکان تیار ہو رہا ہے قیمتی [illegible] واقعہ قادیان خرید کردہ مرزا اکرم بیگ [illegible] والا کل جائداد مذکورہ بالا قیمتی [illegible] روپیہ ہے اس جائداد کے علاوہ اگر کوئی جائداد میں پیدا کر دوں یا مجھے کسی ذریعہ سے حاصل ہو اس کے بھی دسویں حصہ پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ ۱۳ جنوری ۱۹۲۴ء

گواہ شد۔ عطا محمد محرر دفتر ناظر اعلیٰ

العبد کرم الٰہی بقلم خود ۱۳ جنوری ۱۹۲۴ء

گواہ شد محمد ابراہیم بقاپوری بقلم خود

ہر ایک خریدار نور کیلئے کم از کم ایک خریدار پیدا کر کے اپنے فرض کو ادا کرے۔ خط و کتابت میں نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیں۔

موتیوں کا سرمہ

حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اول کی طبی قابلیت کا اپنے اور بیگانے سب مانتے ہیں آپکا یہ مجرب سرمہ جسمیں بیش قیمت موتی و ممیرا وغیرہ قیمتی اشیاء پڑتی ہیں۔ اور کارخانہ نور نے بڑی محنت و شوق و اہتمام سے تیار کرایا ہے۔ ضعف بصر۔ ککرے۔ خارش چشم۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھند پڑبال۔ ابتدائی موتیابند غرضکہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کیلئے اکسیر ہے اس کے لگاتار استعمال سے عینک کی حاجت نہیں رہتی۔ قیمت فی تولہ [illegible] علاوہ محصولڈاک جو سال بھر کیلئے کافی ہے۔ مزید اطمینان کیلئے ایک

ڈپٹی کمشنر کی شہادت ملاحظہ کیجئے

جناب خان بہادر مرزا سلطان احمد خان ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر ادکاڑہ سے لکھتے ہیں۔ کہ ایک آنکھوں کے مریض جس کی بصارت میں دن بدن کمی اور دھند بڑھتی جاتی تھی۔ کو آپ کا سرمہ دیا۔ چند روز کے استعمال کے بعد اس نے مجھے شکریہ کے ساتھ کہا کہ اس سرمہ کے استعمال سے میری آنکھوں کی نور بصارت ترقی پر ہے۔ دھند جاتی رہی۔ آنکھوں میں ٹھنڈک اور نظر میں تیزی ہے۔ میں بغرض افادہ عام یہ نوٹ اشاعت اخبار کے لئے بھیجتا ہوں۔ تا اور لوگ بھی اس سے مستفیض ہو سکیں۔

پتہ :- مینیجر کارخانہ موتیوں کا سرمہ نور بلڈنگ
قادیان ضلع گورداسپور

موتی کوڑیوں کے مول

مجھے قرآن پاک کے گورمکھی ترجمہ کیلئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے اسلئے صرف چند روز کیواسطے حسب ذیل معرکۃ الآراء کتب کا سٹ جس نے آریہ سماج کی جڑیں ہلا دی ہیں نصف قیمت یعنی ۱۲ کی بجائے ۶ اور محصولڈاک ۲ کل ۸ ہے کو ملیگا۔ ہندو دھرم کی حقیقت۔ آریہ مذہب کی حقیقت۔ پنڈت لیکھرام دیو کا جواب۔ ہندو دھرم دستور۔ قضیہ گلستہ۔ وید و قربانی۔ قرآن مجید اور وید۔ بابا نانک کا مذہب۔ ست اپدیش۔ سکھ و اذان۔ اذان کا گورمکھی ترجمہ۔ گورو کی بانی۔ حضرت مسیح موعود کا ذکر۔ مسلمانوں کے احسان سکھوں پر

جلدی درخواست کریں۔ پھر یہ موقع ہاتھ نہیں آئیگا۔

المشتہر مینیجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah